قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ ابوسعید

Online Edition

ہفتہ 14 اگست 2021ء | 05 محرم 1443 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:192

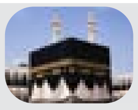

ارشاد باری تعالیٰ

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ٭ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۶﴾

(الفرقان: 64 تا 66)

ترجمہ: اور رحمٰن کے (سچے) بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ (لڑتے نہیں بلکہ) کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو اپنے رب کے لئے راتیں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے گزارتے ہیں۔ اور وہ (رحمٰن کے بندے) کہتے ہیں' اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب ٹلا دے۔ اس کا عذاب ایک بہت بڑی تباہی ہے۔

فرمان خلیفہ وقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ''عِبَادِیْ'' یعنی میرے بندے کی یوں وضاحت فرمائی ہے کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لائے ہیں۔ وہی عِبَادِیْ میں شامل ہیں اور عِبَادِیْ میں شامل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قریب ہیں۔ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے خدا تعالیٰ سے دور ہیں۔''

(ماخوذ از جنگ مقدس۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 146)

پس سچا عِبَادِیْ بننے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہر حکم کو مانیں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ اور جب یہ کیفیت ہو گی تو ہر قسم کی بھلائیوں کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ دعائیں قبول ہوں گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہی بات کریں، کہا بھی کریں اور کیا بھی کریں جو خدا تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے تو پھر لازماً اپنے ایمان کو بڑھانا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تلاش کرنی ہو گی۔ اپنے عمل اس طرح ڈھالنے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں اچھے اور احسن ہیں اور خوبصورت ہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم عمل تو کچھ کر رہے ہوں اور باتیں کچھ اور ہوں۔ ہمارے عمل تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں لیکن دوسروں کو اُس کے مطابق جو اللہ اور رسول کے حکم ہیں ہم نصیحت کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے قول و فعل کے تضاد کو گناہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:3) کہ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:4) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑا گناہ ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں۔ پس قول و فعل کا تضاد اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے بلکہ گناہ ہے۔ ایک طرف ایمان کا دعویٰ

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

- عشق (گیت) (منظوم)
- پاک وصاف سینے میں پاکیزہ دل کی اہمیت
- آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
- ایک نصیحت فرقانِ حمید سے

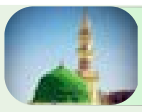

فرمانِ رسول ﷺ

سجدہ کرنے سے انکار

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ، اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْكِیْ یَقُوْلُ یَا وَیْلَهٗ أُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔

(ابن ماجہ۔کتاب إقامة الصلاة والسنة فیها باب سجود القرآن)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا: جب ابن آدم سجدے کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف ہو کر رونے لگ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ہائے افسوس! ابن آدم کو سجدے کا حکم ہوا، اُس نے سجدہ کرلیا، اُس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تھا، مَیں نے (سجدہ کرنے سے) انکار کر دیا، میرے لئے جہنم ہے۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

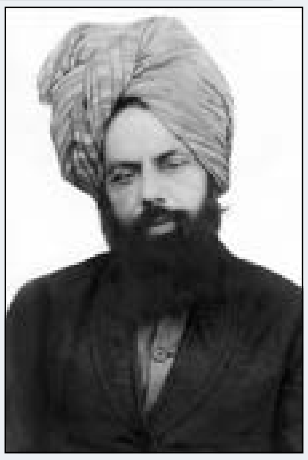

عباد الرحمان اور عباد الشیطان میں فرق کی پہچان

ہر ایک شخص کا کام نہیں ہے کہ وہ عباد الرحمٰن اور عباد الشیطان میں فرق کر سکے ہاں اگر ولایت حقہ کے جمیع لوازم مدنظر رکھ کر اور اس معیار کو ہاتھ میں لے کر جو قرآن شریف نے عباد الرحمٰن کے لئے مقرر کیا ہے دیکھا جائے تو انسان دھوکہ کھانے سے بچ جائے گا اور کسی ابلیس کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دے گا۔ مگر مشکل تو یہی ہے کہ اس زمانہ میں اکثر لوگ خدا کے پاک کلام قرآن شریف میں تدبر نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ قرآن شریف نے عباد الرحمٰن کے کیا کیا علامات لکھے ہیں۔

یہ علامات قرآن شریف میں دو قسم کے پائے جاتے ہیں۔ بعض وہ علامات ہیں جو بندہ کے کمال تقویٰ اور کمال اخلاص اور حسن اعتقاد اور حسن اقتداء اور حسن عمل کے متعلق ہیں اور بعض وہ علامات ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل اور اکرام اور انعام کے متعلق ہیں یہ دونوں قسم کے علامات جس بندہ میں صحیح اور واقعی طور پر پائے جائیں گے وہ بلاشبہ عباد الرحمٰن میں سے ہوگا اور سب سے زیادہ جو خدا نے علامت رکھی ہے وہ یہ ہے جو مومن اور غیر مومن میں خدا نے ایک فرقان رکھا ہے اور مومن کامل مقابلہ کے وقت اپنے دشمن پر فتح پاتا ہے اور اُس کی نصرت اور مدد کی جاتی ہے اور نیز یہ کہ مومن کامل کو بصیرت کامل بخشی جاتی ہے اور سب سے زیادہ معرفت کا حصہ بخشا جاتا ہے اور نیز یہ کہ اس کا تقویٰ معمولی انسانوں کے تقویٰ کی طرح نہیں ہوتا بلکہ اُس کے تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ وہ خدا کے مقابل پر اپنے وجود کو بھی گناہ میں داخل سمجھتا ہے اور نیستی کے انتہائی درجہ پر پہنچ جاتا ہے اور اُس کا کچھ بھی نہیں رہتا بلکہ سب خدا کا ہو جاتا ہے اور اُس کی راہ میں فدا ہونے کو ہر وقت تیار رہتا ہے۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 346)

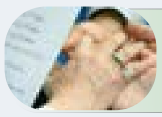

دربارِ خلافت

اللہ تعالیٰ نے آپؑ (حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام) کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس بات کو بیان کرنے کے بعد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جو نبی آچکے، وہ اب کوئی بھی نہیں آ سکتا۔ اب نہ عیسٰی علیہ السلام آ سکتے ہیں۔ وہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے نبی تھے اور وہ فوت ہو گئے۔ حضرت موسیٰ کی اُمّت کا اب کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ پھر آپ بیان فرماتے ہیں کہ یہ فیض اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اور آپ کی پیروی سے ہی جاری ہو سکتا ہے اور ہوا ہے کیونکہ آپ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی زندہ نبی ہیں۔ چنانچہ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا ہے جس کا درجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع نبی کا اور غیر شرعی نبی کا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں نے محض خدا کے فضل سے، نہ اپنے کسی ہنر سے، اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔ اور میں اس جگہ یہ بھی بتلاتا ہوں کہ وہ کیا چیز ہے کہ سچی اور کامل پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب باتوں سے پہلے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ سو یاد رہے کہ وہ قلبِ سلیم ہے۔ یعنی دل سے دنیا کی محبت نکل جاتی ہے اور دل ایک ابدی اور لازوال لذّت کا طالب ہو جاتا ہے۔ پھر بعد اس کے ایک مصفّی اور کامل محبت الٰہی بباعث اس قلبِ سلیم کے حاصل ہوتی ہے''۔ (جب دنیا کی محبت نکالی جاتی ہے تو پھر محبت الٰہی حاصل ہوتی ہے۔) ''اور یہ سب نعمتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ بلکہ یک طرفہ محبت کا دعویٰ بالکل ایک جھوٹ اور لاف و گزاف ہے۔ جب انسان سچے طور پر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے تو خدا بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ تب زمین پر اس کے لئے ایک قبولیت پھیلائی جاتی ہے اور ہزاروں انسانوں کے دلوں میں ایک سچی محبت اس کی ڈال دی جاتی ہے اور ایک قوتِ جذب اس کو عنایت ہوتی ہے اور ایک نور اس کو دیا جاتا ہے جو ہمیشہ اس کے ساتھ ہوتا ہے''۔ (چنانچہ یہی دیکھ لیں اب دور دراز بیٹھے ہوئے افریقن ممالک میں بھی یہ محبت اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے جہاں لاکھوں لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان رہے ہیں۔)

آپ فرماتے ہیں ''جب ایک انسان سچے دل سے خدا سے محبت کرتا ہے اور تمام دنیا پر اس کو اختیار کر لیتا ہے اور غیر اللہ کی عظمت اور وجاہت اس کے دل میں باقی نہیں رہتی بلکہ سب کو ایک مرے ہوئے کیڑے سے بھی بدتر سمجھتا ہے تب خدا جو اُس کے دل کو دیکھتا ہے ایک بھاری تجلّی کے ساتھ اس پر نازل ہوتا ہے اور جس طرح ایک صاف آئینہ میں جو آفتاب کے مقابل پر رکھا گیا ہے آفتاب کا عکس ایسے پورے طور پر پڑتا ہے کہ مجاز اور استعارہ کے رنگ میں کہہ سکتے ہیں کہ وہی آفتاب جو آسمان پر ہے اس آئینہ میں بھی موجود ہے۔ ایسا ہی خدا ایسے دل پر اترتا ہے اور اس کے دل کو اپنا عرش بنا لیتا ہے۔ یہی وہ امر ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے''۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64-65)

پس آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کامل عاشق اور آپ کی پیروی کرنے والے تھے جس کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ سے محبت کی اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور تابع نبی ہونے کا اعزاز بخشا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کو ماننے کے بعد اس کی قدر کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل پیروی کرنے والا بنائے۔ ہمیں ہر ایک کو اپنی اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی اور آپ کی پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مسلمانوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق کو پہچاننے والے اور ماننے والے بنیں۔

(خطبہ جمعہ 20؍ اکتوبر 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

عشق (گیت)

وقت کی ڈور سے سانس الجھ کر کچھ آتا کچھ جاتا ہے
جیون تو ہے کھیل تماشہ اک آتا اک جاتا ہے
کیسا رستہ کیسی منزل کیوں اتنا گھبراتا ہے
ساحل پہ جو ڈوبنا چاہے اس کو کون بچاتا ہے
جوگی بیٹھا اپنی دھن میں چین کی بین بجاتا ہے
من کا موجی دل ہی دل میں پریم کتھا سناتا ہے
پیار میں اپنے پاگل پنچھی ایک ہی گیت سناتا ہے
سندر کنیا ہویا ہو مورکھ عشق سبھی کو بھاتا ہے
من مندر کا پریم پجاری پریم اگن جلاتا ہے
عشق کی نار میں جو جل جائے وہی امرت پاتا ہے
سورج راجہ روز افق پر پیار کی جوت جگاتا ہے
سونا چندہ جانے کب سے پریت نبھاتا جاتا ہے
برکھا رُت کا پیاسا بادل قوس قزح بن جاتا ہے
دل اپنا تو دیوانہ ہے ہر پل دھوکا کھاتا ہے
بدھّا ہو یا ہو وہ کرشنؑ عشق بھجن ہی گاتا ہے
رب کی باتیں رب کی یادیں رب کو کون بھلاتا ہے
پیار ہی اللہ پیار ہی راما عیسوؑ یہ سمجھاتا ہے
نانکؒ ہو یا پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سب سے ناطہ ہے

فاروق محمود۔لندن

اداریہ

پاک وصاف سینے میں پاکیزہ دل کی اہمیت

’’انسان کا سینہ بیت اللہ اور دل حجر اسود ہے‘‘

(ارشاد مسیح موعودؑ)

حج کے دنوں میں یہ اتفاق ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ ملفوظات کے مطالعہ کے دوران ایک ایسا ارشاد خاکسار کی نظروں سے گزرا، جو حج کے مضمون کے حوالہ سے تربیت و اصلاح اور معلومات کے اضافہ کے لئے بہترین ارشاد ہے۔ جس کا عنوان ہے ’’انسان کا سینہ بیت اللہ ہے اور دل حجر اسود‘‘۔ آپ بھی اس پُر معارف ارشاد سے برکت حاصل کریں، حضور علیہ السلام اس عنوان کے تحت بیان فرماتے ہیں:

’’یہ بات بحضور دل یاد رکھو کہ جیسے بیت اللہ میں حجر اسود پڑا ہوا ہے اسی طرح قلب سینہ میں پڑا ہوا ہے۔ بیت اللہ پر بھی ایک زمانہ آیا ہوا تھا کہ کفار نے وہاں بُت رکھ دیئے تھے۔ ممکن تھا کہ بیت اللہ پر یہ زمانہ نہ آتا۔ مگر نہیں اللہ نے اس کو ایک نظیر کے طور پر رکھا۔ قلبِ انسانی بھی حجر اسود کی طرح ہے اور اس کا سینہ بیت اللہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ ماسویٰ اللہ کے خیالات وُہ بُت ہیں جو اس کعبہ میں رکھے گئے ہیں۔ مکہ معظّمہ کے بتوں کا قلع قمع اُس وقت ہوا تھا جب کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار قدوسیوں کی جماعت کے ساتھ وہاں جاپڑے تھے اور مکہ فتح ہوگیا تھا۔ ان دس ہزار صحابہؓ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی سی تھی۔ انسانی قویٰ بھی ایک طرح ملائکہ ہی کا درجہ رکھتے ہیں کیونکہ جیسے ملائکہ کی یہ شان ہے کہ یَفۡعَلُوۡنَ مَا یُؤۡمَرُوۡنَ۔ (النحل: 51)

اسی طرح پر انسانی قویٰ کا خاصہ ہے کہ جو حکم ان کو دیا جائے، اُس کی تعمیل کرتے ہیں۔ ایسا ہی تمام قویٰ اور جوارح حکمِ انسانی کے نیچے ہیں۔ پس ماسوِیٰ اللہ کے بتوں کی شکست اور استیصال کے لئے ضروری ہے کہ اُن پر اسی طرح سے چڑھائی کی جائے۔ یہ لشکر تزکیۂ نفس سے تیار ہوتا ہے اور اسی کو فتح دی جاتی ہے جو تزکیہ کرتا ہے؛ چنانچہ قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے:

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىہَا ۪ۙ (الشمس: 10)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر قلب کی اصلاح ہوجاوے، تو کل جسم کی اصلاح ہوجاتی ہے۔ اور یہ کیسی سچی بات ہے آنکھ، کان، ہاتھ، پاؤں، زبان وغیرہ جس قدر اعضاء ہیں، وہ دراصل قلب کے ہی فتویٰ پر عمل کرتے ہیں۔ ایک خیال آتا ہے، پھر وُہ جس عضو کے متعلق ہو وُہ فوراً اُس کی تعمیل کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔

غرض اس خانہ کو بتوں سے پاک وصاف کرنے کے لئے ایک جہاد کی ضرورت ہے اور اس جہاد کی راہ میں تمہیں بتاتا ہوں اور یقین دلاتا ہوں۔ اگر تم اس پر عمل کروگے، تو ان بتوں کو توڑ ڈالوگے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 172-173 ایڈیشن 2016ء)

عنوان بالا میں دو الفاظ ’’بیت اللہ‘‘ اور ’’حجر اسود‘‘ کا اسلامی تعلیمات اور تشریحات سے یہاں احاطہ کرنا ضروری ہے۔ تا سینہ اور دل کے ساتھ بیت اللہ اور حجر اسود کی جو مماثلت اور مشابہت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے اس کو سمجھنا آسان ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے بکہ (مکہ مکرمہ)، بیت اللہ (خانہ کعبہ) اور اس کے طواف کے ذکر میں قرآن کریم میں جو فرمایا ہے۔ اور اس کی برکات اور بلند مقام کا ذکر کرتا ہے۔ اس کو آیات قرآنی کی روشنی میں یوں بیان کیا جاسکتا ہے۔

1۔ مکہ کی آبادی کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی درج ذیل دعائیں جو سورۃ البقرہ میں بیان ہوئی ہیں۔

وَاِذۡ قَالَ اِبۡرٰہٖمُ رَبِّ اجۡعَلۡ ہٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارۡزُقۡ اَہۡلَہٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنۡ اٰمَنَ مِنۡہُمۡ بِاللّٰہِ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ قَالَ وَمَنۡ کَفَرَ فَاُمَتِّعُہٗ قَلِیۡلًا ثُمَّ اَضۡطَرُّہٗۤ اِلٰی عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئۡسَ الۡمَصِیۡرُ۔ (البقرہ : 127)

’’اور جب ابراہیم نے کہا کہ اے میرے ربّ! اس کو ایک پُر امن اور امن دینے والا شہر بنا دے اور اس کے بسنے والوں کو جو اُن میں سے اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لائے ہر قسم کے پھلوں میں سے رزق عطا کر۔ اس نے کہا کہ جو کفر کرے گا اسے بھی میں کچھ عارضی فائدہ پہنچاؤں گا۔ پھر میں اُسے آگ کے عذاب کی طرف جانے پر مجبور کردوں گا اور (وہ) بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔‘‘

2۔ مکہ کو ’’ام القریٰ‘‘ اور ’’بلد امین‘‘ قرار دیا گیا ہے۔

وَہٰذَا کِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰہُ مُبٰرَکٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیۡ بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَلِتُنۡذِرَ اُمَّ الۡقُرٰی وَمَنۡ حَوۡلَہَا ؕ وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡاٰخِرَۃِ یُؤۡمِنُوۡنَ بِہٖ وَہُمۡ عَلٰی صَلَاتِہِمۡ یُحَافِظُوۡنَ۔ (الانعام: 93)

اور یہ ایک مبارک کتاب ہے جسے ہم نے اتارا۔ اس کی تصدیق کرنے والی ہے جو اس کے سامنے ہے تاکہ تُو بستیوں کی ماں اور اس کے اردگرد بسنے والوں کو ڈرائے۔ اور وہ لوگ جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہ اس (کتاب) پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز پر ہمیشہ محافظ رہتے ہیں۔

وَہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ۔ (التین: 4)

اور اس امن والے شہر کی۔

3۔ خانہ کعبہ کی اولین تعمیر انسان کو تہذیب و تمدن سکھانے کا ذریعہ بنی۔

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّہُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ۔ (آل عمران : 97)

یقیناً پہلا گھر جو بنی نوع انسان (کے فائدے) کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو بکہ میں ہے۔ (وہ) مبارک اور باعثِ ہدایت بنایا گیا تمام جہانوں کے لئے۔

(الفضل آن لائن 14، 17 جولائی 2021ء)

اس میں قریش کی تعمیر کے ذکر میں رکن کی بنیاد کے وقت پتھر پر لکھے بعض مکتوبات کا ذکر کیا ہے۔ ایک مکتوب میں لکھا تھا ’’یہ اللہ کا عزت والا گھر ہے۔ اور اس میں رہنے والوں کا رزق عبادت ہے۔ اس کے اہل میں سے کوئی اس کی بے حرمتی نہیں کرے گا یعنی اس کی حرمت کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرے گا‘‘

(ابن ہشام، جلد اول صفحہ 195)

4۔ بیت اللہ کے بارے میں متقیوں اور روحانیت سے معمور رہنے کی (سورۃ الطور میں) پیش گوئی کی گئی ہے۔

(تعارف سورۃ الطور ترجمۃ القرآن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ صفحہ 951)

5۔ بیت حرام کے حقیقی مستحق اور والی مومن ہی رہے ہیں۔

وَمَا لَہُمۡ اَلَّا یُعَذِّبَہُمُ اللّٰہُ وَہُمۡ یَصُدُّوۡنَ عَنِ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ وَمَا کَانُوۡۤا اَوۡلِیَآءَہٗ ؕ اِنۡ اَوۡلِیَآؤُہٗۤ اِلَّا الۡمُتَّقُوۡنَ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ۔ (الانفال: 35)

اور آخر اُن میں کیا بات ہے جو اللہ انہیں عذاب نہ دے جبکہ وہ حرمت والی مسجد سے لوگوں کو روکتے ہیں حالانکہ وہ اس کے (حقیقی) والی نہیں۔ اس کے (حقیقی) والی تو متقیوں کے سوا اور کوئی نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

6۔ بیت اللہ کا عمرہ اور حج میں طواف، اللہ تعالیٰ کی خاطر کرو۔

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَسَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ۔ (البقرہ : 197)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آجاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کردے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات، جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اُس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

7۔ حج اور عمرہ کے دوران کوئی لڑائی جھگڑا نہیں۔ کوئی قتل و غارت نہیں (سورۃ البقرہ آیت 192، 198) طواف کرنے والوں میں اتفاق و اتحاد نظر آتا ہے۔ ہزاروں زبان بولنے والے مختلف رنگ و نسل سے تعلق رکھنے والوں میں کوئی نفرت حسد نہیں۔

وَاقۡتُلُوۡہُمۡ حَیۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡہُمۡ وَاَخۡرِجُوۡہُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ اَخۡرَجُوۡکُمۡ وَالۡفِتۡنَۃُ اَشَدُّ مِنَ الۡقَتۡلِ ۚ وَلَا تُقٰتِلُوۡہُمۡ عِنۡدَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ حَتّٰی یُقٰتِلُوۡکُمۡ فِیۡہِ ۚ فَاِنۡ قٰتَلُوۡکُمۡ فَاقۡتُلُوۡہُمۡ ؕ کَذٰلِکَ جَزَآءُ الۡکٰفِرِیۡنَ۔

اور (دورانِ قتال) انہیں قتل کرو جہاں کہیں بھی تم انہیں پاؤ اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے تمہیں انہوں نے نکالا تھا۔ اور فتنہ قتل سے زیادہ سنگین ہوتا ہے۔ اور ان سے مسجد حرام کے پاس قتال نہ کرو یہاں تک کہ وہ تم سے وہاں قتال کریں۔ پس اگر وہ تم سے قتال کریں تو پھر تم اُن کو قتل کرو۔ کافروں کی ایسی ہی جزا ہوتی ہے۔

اَلۡحَجُّ اَشۡہُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡہِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕؔ ۔۔۔۔۔

وَ اتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ۔ (البقرہ:198)

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کرلیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا.........اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

8۔ زادِ راہ جمع کرتے رہو بہترین زاد راہ تقویٰ ہے وَ تَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی۔(البقرہ : 198)

اور زادِسفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔

9۔ حج کی تعیین اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہونے کا حکم۔

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡاَہِلَّۃِ ؕ قُلۡ ہِیَ مَوَاقِیۡتُ لِلنَّاسِ وَ الۡحَجِّ ؕ وَ لَیۡسَ الۡبِرُّ بِاَنۡ تَاۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ ظُہُوۡرِہَا وَ لٰکِنَّ الۡبِرَّ مَنِ اتَّقٰی ۚ وَ اۡتُوا الۡبُیُوۡتَ مِنۡ اَبۡوَابِہَا ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔(البقرہ : 190)

وہ تجھ سے پہلی تین رات کے چاندوں کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ یہ لوگوں کے لئے اوقات کی تعیین کا ذریعہ ہیں اور حج (کی تعیین) کا بھی۔ اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑوں سے داخل ہوا کرو بلکہ نیکی اسی کی ہے جو تقویٰ اختیار کرے۔ اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہوا کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

10۔ طواف بیت اللہ کے وقت کی دعائیں:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الۡاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ: 202)

''اے ہمارے ربّ! ہمیں دنیا میں بھی حَسَنہ عطا کر اور آخرت میں بھی حَسَنہ عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔'' نیز رَبَّنَا تَقَبَّلۡ مِنَّا ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ۔(البقرہ : 128)

''اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کرلے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔''

11۔ بیت اللہ کو اہل مکہ نے صنم کدہ بنا رکھا تھا اور 360 بت رکھے ہوئے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز اپنی چھڑی سے توڑ ڈالا اور ایک روایت کے مطابق بیت اللہ کے بت توڑ کر جگہ صاف کرنے کا ارشاد فرمایا اور جب بتوں سے یہ مبارک عمارت پاک صاف ہوئی تب آپؐ اندر داخل ہوئے۔

12۔ بیت اللہ کے نواح میں زمزم کا چشمہ ہے جو اپنے پاک وصاف پانی سے دوسروں کو زندگی بخشنے کے کام آتا ہے۔

13۔ بیت اللہ پر جونہی پہلی نگاہ پڑے تو جو دعا کی جائے قبول ہوتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے یہ دعا کی ''اے خدا! میں جو بھی دعا کروں، اسے قبول فرما۔''

14۔ کعبہ کے معنی بلندی کے ہیں۔ اور اس کے دروازے زمین سے بلند رکھ کر بنائے گئے تھے تاکہ خانہ کعبہ باہر کی آلائش، گندگی اور سیلابی پانی سے محفوظ رہے۔

15۔ اور بے شمار احکامات میں سے ایک خصوصی حکم اس گھر کا طواف کرنے والوں کے لئے یہ ہے۔

وَ اِذۡ جَعَلۡنَا الۡبَیۡتَ مَثَابَۃً لِّلنَّاسِ وَ اَمۡنًا ؕ وَ اتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰہٖمَ مُصَلًّی ؕ وَ عَہِدۡنَاۤ اِلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ اَنۡ طَہِّرَا بَیۡتِیَ لِلطَّآئِفِیۡنَ وَ الۡعٰکِفِیۡنَ وَ الرُّکَّعِ السُّجُوۡدِ۔(البقرہ:126)

اور جب ہم نے (اپنے) گھر کو لوگوں کے بار بار اکٹھا ہونے کی اور امن کی جگہ بنایا۔ اور ابراہیم کے مقام میں سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور اعتکاف بیٹھنے والوں اور رکوع کرنے والوں (اور) سجدہ کرنے والوں کے لئے خوب پاک وصاف بنائے رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس گھر کو بتوں سے صاف کرو۔ فرمایا۔-----(البقرہ: 126) یعنی میرے گھر کو فرشتوں کے لئے پاک کرو۔ انسان کا دل خدا کا گھر ہے یہ خدا کا گھر اس وقت کہلائے گا اور اس وقت فرشتوں کا طواف گاہ بنے گا جب یہ اوہام باطلہ و عقائد فاسدہ سے بالکل پاک وصاف ہو۔ جب تک انسان کا دل صاف نہ ہو اس کی عملی حالت درست نہیں ہوسکتی''

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 74-75 حاشیہ)

جہاں تک حجر اسود کی اہمیت و افادیت اور فضیلت و برکات کا تعلق ہے۔ یہ سیاہ رنگ کا پتھر ہے جو کعبہ کے کونے میں مشرقی جانب دروازہ کے قریب ہے۔ جس کو طواف کے دوران اگر ممکن ہو تو بوسہ لیا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ دوران طواف اس متبرک پتھر کا بوسہ لیتے ہوئے اسے مخاطب ہو کر فرمایا تھا۔ اے حجر اسود! تو تو محض ایک پتھر ہے۔ میں تمہیں ہرگز بوسہ نہ دیتا اگر میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ کرتے نہ دیکھا ہوتا۔ تعمیر کعبہ کے وقت قریش مکہ میں اس پتھر پر کو نصب کرنے پر جھگڑا ہو گیا ہر کسی کی خواہش تھی کہ ہمارے قبیلہ کا سردار اس پتھر کو اٹھا کر مقررہ جگہ پر رکھے۔ جھگڑا جب طول پکڑنے لگا تو یہ تجویز پیش ہوئی کہ کل صبح جو شخص سب سے پہلے مسجد کے دروازے سے داخل ہوگا ہم اس سے فیصلہ کروائیں گے۔ قریش مکہ نے اگلے روز جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو باب شیبہ کے پاس کھڑے پایا۔ تو وہ بول اٹھے کہ یہی ہمارے امین ہیں ہم اسی کے فیصلہ پر راضی ہیں چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفید چادر زمین پر بچھائی اور خود اس متبرک پتھر کو اٹھا کر چادر میں رکھا اور چاروں قبائل کے ایک ایک سرکردہ شخص کو دعوت دی کہ وہ چادر کے چاروں کونے پکڑ کر اس پتھر کو اوپر اٹھائیں۔ اور خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو اپنے دست مبارک سے مقررہ جگہ پر نصب فرمادیا اور یوں یہ قضیہ حل ہوا۔

بیت اللہ اور حجر اسود

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بیت اللہ اور حجر اسود کی خصوصیات اس کا بلند مقام و مرتبہ نیز اس سے ملنے والے دروس کا ذکر خاکسار نے اوپر کیا ہے۔ ان تمام کو سینہ اور دل پر اپلائی کریں تو یہ خلاصہ سامنے آتا ہے کہ جس طرح بیت اللہ کی تعمیر کے وقت جو دعائیں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کیں ان کو حرزِ جان بنانا ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کو خانہ کعبہ کی ظاہری و باطنی صفائی کا حکم ہے۔ اسی طرح ہم سب کو اپنے سینوں کو اخلاق سیئہ اور رسومات و بدعات جیسے بتوں سے پاک وصاف کرنا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

''یاد رکھو ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا تھا، آج کل کے فقراء نے کئی بدعتیں نکال لی ہیں یہ چلّے اور درود و وظائف جو انہوں نے رائج کر لیے ہیں ہمیں ناپسند ہیں۔ اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت الی اللہ سے کرتے رہنا۔

(ملفوظات جلد 10 صفحہ 107)

بیت اللہ امن کا ذریعہ ہے بلد امین میں قائم ہے۔ اس کے حقیقی مستحق اور والی مومن ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک کا سینہ امن کی قیام گاہ ہونا چاہیے۔ ہماری طرف سے اپنے لیے بھی امن کا پیغام ہو اور دوسروں کے لئے بھی امن وسلامتی اور شانتی کا پیغام بن جائے۔ ہم نماز کے بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ دونوں اطراف کہتے ہیں یہ دراصل سلامتی کا پیغام ہے جو ہم اپنے دائیں اور بائیں اطراف بسنے والوں کو دیتے ہیں۔

نہیں لڑائی جھگڑے اور تکرار سے اجتناب کرتے رہنا چاہیے۔ ہم نمازیں پڑھیں اپنے اللہ سے مضبوط تعلق رکھیں کہ ہمارا سینہ روحانیت اور نورانیت سے معمور ہو۔ ہم نیکیوں، خوبیوں کا خزانہ بطور زاد راہ رکھیں۔ یہی زاد تقویٰ کا ہے۔ جو ہمارا ورثہ ہے اور ہمارے سینے اس سے منور ہوں۔ ہم ان دروازوں سے داخل ہوں جن کی نشاندہی اللہ تعالیٰ نے قرآن اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث میں بیان فرمائی ہے۔ یہ دراصل اخلاق حسنہ اور نیکیوں کے دروازے ہیں۔ ہمارے سینوں سے روحانی اخلاقی پانی کے ایسے چشمے پھوٹنے چاہئیں جس کے مصفّٰی پانی سے ہم اپنے سینوں کو دھوئیں اور یہی پانی دوسروں کی صفائی و پاکیزگی کا باعث بننا چاہیے۔ الغرض ہمارے سینے ایسے پاک وصاف ہوں کہ ان کے طاقچوں میں دل بصورت حجر اسود کے ہو۔ حضور علیہ السلام نے درست فرمایا کہ انسان کا سینہ بیت اللہ اور دل حجر اسود ہے۔ آپؑ کے اس ارشاد کو جو اس ضمن میں خاکسار نے آغاز میں بیان کیا ہے، لے کر اپنے سینوں کو بیت اللہ اور دلوں کو حجر اسود بنانے کی کوشش میں لگے رہنا چاہیے۔

(ابو سعید)

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت...... از صفحہ 1

اور دوسری طرف دورنگی یہ دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تم میری بات سن رکھو اور خوب یاد کرلو کہ اگر انسان کی گفتگو سچے دل سے نہ ہو اور عملی طاقت اس میں نہ ہو تو وہ اثر انداز نہیں ہوتی۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 42-43)

یعنی سچی گفتگو بھی ہو اور جو گفتگو کررہا ہے اس کا عمل بھی اس کے مطابق ہو، اگر نہیں تو پھر وہ فائدہ نہیں دیتی۔ پس یَقُوْلُ الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ یہ ہے کہ وہ بات کہو جو اَحۡسَنُ ہے اور کسی بندے کی تعریف کے مطابق اَحۡسَنُ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کے مطابق اَحۡسَنُ ہے۔ نیکیوں کو پھیلانے والی ہے اور برائیوں سے روکنے والی ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اکتوبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

انصر رضا۔کینیڈا

آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج

اسلام دین فطرت ہے اور اس کی تمام تعلیمات انسانی فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق ہیں۔شریعت اسلامیہ میں ہر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے جو انسان کے لئے مفید ہے اور ہر اس بات سے منع کیا گیا ہے جو انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔ ہر چند اسلام فرد کی آزادی کا قائل ہے لیکن یہ آزادی مادر پدر آزادی نہیں بلکہ چند اصولوں کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔جس طرح ایک تند و تیز دریا کو بند باندھ کر بجلی پیدا کرنے اور کاشتکاری کے لئے کام میں لایا جاتا ہے اسی طرح انسان کے نفسانی جذبات کو چند اصولوں کا پابند بنا کر ان سے معاشرہ کی ترقی اور بہتری کے لئے کام لیا جاسکتا ہے۔انسان کے شہوانی جذبات معاشرے میں برائی پیدا کرنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتے ہیں اور اس برائی کی ابتداء مرد وعورت کے آزاد و بے حجاب اختلاط سے ہوتی ہے۔ اسلام نے اس برائی کو جڑ سے ختم کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں کی مخلوط مجالس سے منع فرمایا۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے To Nip the Evil in the Bud۔ یعنی برائی کو پھلنے پھولنے سے پہلے ہی ختم کر دینا۔مرد وعورت کے آزادانہ اختلاط کی مناہی، مردوں کے لئے غضِّ بصر اور عورتوں کے لئے پردے کا حکم ایسی ہی تعلیمات ہیں جو معاشرے میں پھیلنے والی برائیوں کا ابتداء ہی میں قلع قمع کر دیتی ہیں۔

انہی احکام کے مدِّنظر مسلمان معاشروں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے علیحدہ درسگاہیں قائم کی جاتی رہی ہیں اگرچہ مغرب کی نام نہاد روشن خیالی، مردوں اور عورتوں کے یکساں حقوق اور آزادیٔ نسواں کے نام پر اب مسلمان معاشروں میں بھی coeducation یعنی بچوں اور بچیوں کے لئے ایک ہی سکول کا رواج ہوگیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ جس مغرب کی اندھادھند تقلید کی جارہی ہے اب خود وہاں کے لوگ، یہ جانے بغیر کہ یہ اسلام کی تعلیم ہے، اسلام کی فطری تعلیم کی طرف لوٹ رہے ہیں۔سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ’’آرہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج‘‘ مغرب میں حضورؑ کے اس فرمان کا اطلاق جہاں دیگر بہت سے عقائد، سماجی معاملات اور رویوں میں ہو رہا ہے وہاں بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ درسگاہوں کے قیام کے سلسلے میں بھی اسلام کی فطری تعلیم کو اپنایا جارہا ہے۔

چند برس قبل امریکہ کی ریاست میری لینڈ میں ایک تنظیم قائم کی گئی ہے جس کا نام (NASSPE) یعنی NATIONAL ASSOCIATION FOR SINGLE-SEX PUBLIC EDUCATION ہے۔یہ تنظیم لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے الگ الگ سکول قائم کرنے کی مہم چلا رہی ہے اور چند ایسے سکول قائم بھی کر چکی ہے جن میں لڑکوں اور لڑکیوں کو الگ الگ تعلیم دی جاتی ہے۔اس تنظیم کا کہنا ہے کہ سکولوں میں لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے محض الگ کلاس رومز قائم کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے لئے سکول ہی الگ الگ ہونے چاہئیں۔اس تنظیم کی گورننگ باڈی یعنی مجلس عاملہ کے سربراہ ڈاکٹر لیونارڈ سیکس (Dr. Leonard Sax) ہیں جنہوں نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے WHY GENDER MATTERS یعنی صنف کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے۔اس کتاب میں ڈاکٹر لیونارڈ نے، جو کہ ایک میڈیکل ڈاکٹر ہونے کے ساتھ ساتھ سائیکالوجی یعنی نفسیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی رکھتے ہیں، یہ بتایا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا دماغ پیدائش کے وقت سے ہی ہر لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کا پروان چڑھنا بھی مختلف طریقے سے ہوتا ہے۔مشہور زمانہ ٹائم میگزین نے اپنی ۷ مارچ ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں اس کتاب کا ذکر سرورق کے مضمون یعنی کور سٹوری کے طور پر کیا اور لکھا کہ ڈاکٹر لیونارڈ نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں ایک دوسرے سے الگ ہوتے ہیں چنانچہ ان کا ماحول الگ الگ کر دینا چاہئے تا کہ ان کا ایک دوسرے سے مختلف ہونا ان کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہ بنے۔

نفسیات کی گہری تعلیم حاصل کرنے اور ایک لمبے عرصے تک مختلف کیسوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ڈاکٹر لیونارڈ اس نتیجے پر پہنچے کہ طبائع، عادات اور دماغی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باعث بچوں اور بچیوں کو ابتداء ہی سے الگ الگ سکولوں میں تعلیم دی جائے۔چنانچہ انہوں نے ہم خیال لوگوں پر مشتمل ایک ایسوسی ایشن قائم کی جس کا نام، جیسا کہ اوپر بتایا گیا، NASSPE رکھا گیا۔ان کا کہنا ہے کہ پچھلے پانچ سالوں میں لوگوں میں اس بات کا احساس شدت سے ابھرا ہے کہ لڑکے لڑکیوں کا سکول الگ الگ ہونا چاہئے۔اس احساس کے ابھرنے کی سب سے اہم وجہ نفسیات اور تعلیم کے ماہرین کا اس بات کا مشاہدہ ہے کہ لڑکے اور لڑکیوں کے سیکھنے کا طریقہ مختلف ہے اور مختلف مضامین میں ان کی دلچسپیاں بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ان ماہرین کا کہنا ہے کہ مشترکہ تعلیمی ماحول میں لڑکیاں لڑکوں کے دباؤ میں آکر سائنس، میتھ اور کمپیوٹر وغیرہ کے مضامین منتخب نہیں کرتیں کیونکہ انہیں عام طور پر لڑکوں کے مضامین سمجھا جاتا ہے۔اسی طرح لڑکیوں کے ساتھ پڑھنے والے لڑکے آرٹس، فنون لطیفہ اور میوزک وغیرہ کے مضامین اختیار نہیں کرتے کیونکہ انہیں صنف نازک کے مضامین سمجھا جاتا ہے اور کسی لڑکے کا یہ مضمون لینا اس کے لئے باعث شرم سمجھا جاتا ہے۔اس کے برعکس علیحدہ علیحدہ درسگاہ میں ایسے مضامین اختیار کرنے میں کسی کو کوئی جھجک یا حجاب نہیں ہوتا۔

اس سلسلے میں مزید معلومات www.singlesexschools.org اور www.whygendermatters.com سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

مردوں اور عورتوں کے دماغ کے مختلف ہونے کا خیال صرف ڈاکٹر لیونارڈ ہی کا نہیں ہے بلکہ اس موضوع پر میڈیکل اور سائیکالوجی کے چوٹی کے ماہرین نے تحقیق کا ایک انبار لگا دیا ہے۔کیمبرج یونیورسٹی کے پروفیسر سائمن بیرن کوہن نے اپنی پانچ سال تحقیق کا نچوڑ اپنی کتاب The Essential Difference میں پیش کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ بحالی حقوق نسواں کی تحریکوں کے دباؤ کے تحت 90ء کی دہائی شروع ہونے تک عورتوں اور مردوں کے دماغ کے مختلف ہونے کے بارے میں بات کرنا ایک نہایت گھناؤنا سماجی جرم سمجھا جاتا تھا۔آزادیٔ نسواں اور مردوں کے برابر حقوق کا مطالبہ کرنے والی یہ تنظیمیں اور ان کے حمایتی ایسی کوئی بات سننے کو تیار نہیں تھے اور نہ ہی معاشرے میں ایسی کسی بات کے رائج ہونے کی اجازت دیتے تھے جس سے مردوں اور عورتوں کے برابر ہونے کی کسی بھی رنگ میں نفی ہوتی ہو۔لیکن اب جدید سائنسی تحقیقات نے یہ بات ثابت کر کے کہ عورتوں اور مردوں کا دماغ ایک دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، اس بارے میں لکھنا آسان کر دیا ہے۔اب یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے مختلف طریقے سے سوچتے ہیں، ان کی دلچسپیاں ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں اور وہ مختلف واقعات و حادثات کے بارے میں اپنا ردِّعمل مختلف طریقے سے ظاہر کرتے ہیں۔مردوں اور عورتوں کا راستہ بتانے کا طریق بھی ایک دوسرے سے قطعاً مختلف ہوتا ہے اور حالات کا دباؤ برداشت کرنے میں بھی دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ایک ماہر غذائیات, Elisa Lottor Ph.D نے اپنی کتاب Female and Forgetful میں بھی اسی بات کو ثابت کیا ہے۔ان تمام تحقیقات کا لب لباب یہ ہے کہ مغرب میں ان دونوں اصناف کے برابر ہونے کے بارے میں جو پروپیگنڈا کیا جارہا ہے وہ مکمل طور پر درست نہیں ہے۔جسمانی اور نفسیاتی اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہونے کے باعث ان دونوں اصناف کا دائرہ کار ایک دوسرے سے الگ ہے اور انہیں اپنے اپنے دائرے میں رہ کر ہی معاشرے کی ترقی اور بہتری کے لئے کام کرنا چاہئے۔

آپ نے دیکھا کہ اگرچہ مغربی سکالرز نے مرد وعورت کے الگ الگ دائرہ کار متعین کرنے اور ان کو ایک دوسرے سے مختلف قرار دینے کی وجوہات اسلامی شریعت سے مختلف بیان کی ہیں لیکن وجہ چاہے کچھ بھی ہو مغرب میں اس بات کا احساس بڑھ رہا ہے کہ مرد وعورت جسمانی اور نفسیاتی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور معاشرے میں ان کے دائرہ کار الگ الگ ہیں۔ان کی تحقیقات نے یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان دونوں اصناف میں جو پوشیدہ صلاحیتیں ہیں وہ ایک دوسرے کے ساتھ آزادانہ اختلاط کے نتیجے میں دب کر رہ جاتی ہیں لہٰذا ان کو الگ الگ ماحول میں پروان چڑھانا چاہئے۔جدید سائنسی علوم کی روشنی میں ہونے والی مغربی دنیا کی یہ تحقیقات آج جن نتائج پر پہنچی ہیں، اسلام آج سے چودہ سو برس پیشتر ان کو بیان کر چکا ہے اور اس سے انحراف کے عواقب کو بھی بیان کر چکا ہے۔یہ تمام تحقیقات اس بات کا شافی ثبوت ہیں کہ اسلامی تعلیمات ہی انسان کی فطرت کے عین مطابق ہیں اور ہمیں ان تمام معاشرتی خرابیوں سے بچانے والی ہیں جن میں ہم ان تعلیمات کو نظرانداز کر کے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے ہاں رواج ہے کہ ہم اپنی ہی چیز کی اس وقت تک قدر نہیں کرتے جب تک وہ باہر کے ممالک میں پسندیدگی اور قبولیت کا درجہ نہ حاصل کر لے۔چنانچہ ممکن ہے کہ اسلامی تعلیم کے اتباع میں نہ سہی مغرب کی نقالی میں ہی سہی لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ سکولوں کا نظام مسلمان ممالک میں بھی رائج ہو جائے۔

مدثرہ عباسی۔لندن

ایک نصیحت فرقانِ حمید سے

حضرت مسیح موعودؑ کو خدا نے پہلے مریم کا خطاب دیا پھر نفخ روح کا الہام کیا

مومن دو قسم کے ہوتے ہیں، ایک امرأۃ فرعون کی مانند اپنے جذباتِ نفس میں مقیّد ہیں۔ اس حالت سے نکلنے کے واسطے کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوسرے مریم بنت عمران کی طرح ہیں جو اپنے نفس کو پاک کیے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رُوحِ صِدق ان میں پھونکی جاتی ہے اور وہ مسیحی نفس بن جاتے ہیں۔

وَمَرۡیَمَ ابۡنَتَ عِمۡرٰنَ: اسی امت میں ابن مریم پیدا ہونے کی بشارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو مریم بھی فرمایا۔مطلب یہ کہ گناہوں سے پاک ہوں۔ مِنَ الۡقٰنِتِیۡنَ اس کی تفسیر میں ایک مفصل بیان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتاب کشتی نوحؑ میں لکھا ہے جس کو ہم درج ذیل کرتے ہیں۔

خدا نے سورۃ فاتحہ میں آیت اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ میں بشارت دی کہ اس امّت کے بعض افراد انبیاءِ گزشتہ کی نعمت بھی پائیں گے نا یہ کہ نرے یہودی ہی بنیں یا عیسائی بنیں اور ان قوموں کی بدی تو لے لیں مگر نیکی نہ لے سکیں۔ اسی کی طرف سورۃ تحریم میں بھی اشارہ کیا ہے۔ کہ بعض افرادِ امّت کی نسبت فرمایا ہے کہ وہ مریم صدیقہ سے مشابہت رکھیں گے جس نے پارسائی اختیار کی۔ تب اس کے رحم میں مسیح کی رُوح پھونکی گئی۔ اور عیسیٰ اس سے پیدا ہوا۔ اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس امّت میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا پھر اس میں عیسیٰ کی رُوح پھونکی جاوے گی۔ تب مریم میں سے عیسیٰ نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات سے عیسوی صفات کی طرف منتقل ہوجائے گا۔ گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسیٰ ہونے کا بچہ دیا اور اس طرح پر وہ ابنِ مریم کہلائے گا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں اوّل میرا نام مریم رکھا گیا۔ اور اسی کی طرف اشارہ ہے الہام صفحہ 239 میں اور وہ یہ ہے کہ اَنّٰی لَکِ ھٰذَا یعنی ای مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی اور اسی کی طرف اشارہ ہے صفحہ 226 میں یعنی اس الہام میں کہ ھُزِّیۡۤ اِلَیۡکِ بِجِذۡعِ النَّخۡلَۃِ یعنی اے مریم کھجور کے تنا کو ہلا۔ اور پھر اس کے بعد صفحہ 496 براہین احمدیہ میں یہ الہام درج ہے۔ یَامَرۡیَمُ اسۡکُنۡ اَنۡتَ وَزَوۡجُکَ الۡجَنَّۃَ نَفَخۡتُ فِیۡکَ مِنۡ لَّدُنِّیۡ رُوۡحَ الصِّدۡقِ یعنی اے مریم تُو مع اپنے دوستوں کے جنت میں داخل ہو۔ میں نے تجھ میں اپنے پاس سے صدق کی روح پھونک دی۔ خدا نے اس آیت میں میرا نام روح الصدق رکھا۔ یہ اس آیت کے مقابل پر ہے کہ نَفَخۡنَا فِیۡھَا مِنۡ رُّوۡحِنَا پس اس جگہ گویا استعارہ کے رنگ میں مریم کے پیٹ میں عیسیٰ کی رُوح جا پڑی جس کا نام رُوح الصدق ہے پھر سب کے آخر میں صفحہ 556 براہین احمدیہ میں وہ عیسیٰ جو مریم کے پیٹ میں تھا۔ اس کے پیدا ہونے کے بارہ میں یہ الہام ہوا۔ یَاعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَجَاعِلُ الَّذِیۡنَ اتَّبَعُوۡکَ فَوۡقَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡۤا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ اس جگہ میرا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ اور اس الہام نے ظاہر کیا کہ وہ عیسیٰ پیدا ہوگیا جس کی رُوح کا نفخ صفحہ 496 میں ظاہر کیا گیا تھا۔ بس اس لحاظ سے میں عیسیٰ بن مریم کہلایا۔ کیونکہ میری عیسوی حیثیت مریمی حیثیت سے خدا کے نفخ سے پیدا ہوئی۔ دیکھو صفحہ 496 اور صفحہ 556 براہین احمدیہ۔ اور اسی واقعہ کو سورۃ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امّت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امّت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ کی رُوح پھونک دی جائے گی۔ پس وہ مریمیت کے رحم میں ایک مدت تک پرورش پا کر عیسیٰ کی روحانیت میں تولد پائے گا۔ اور اس طرح وہ عیسیٰ بن مریم کہلائے گا۔ یہ وہ خبر محمدی ابن مریم کے بارہ میں ہے جو قرآن شریف یعنی سورہ تحریم میں اس زمانہ سے تیرہ سو برس پہلے بیان کی گئی ہے۔ اور پھر براہین احمدیہ میں سورہ التحریم کی ان آیات کی خدا نے خود تفسیر فرما دی ہے۔قرآن شریف موجود ہے۔ ایک طرف قرآن شریف کو رکھو اور ایک طرف براہین احمدیہ کو اور پھر انصاف اور عقل اور تقویٰ سے سوچو کہ وہ پیشگوئی جو سورۃ التحریم میں تھی یعنی یہ کہ اس امت میں بھی کوئی فرد مریم کہلائے گا اور پھر مریم سے عیسیٰ بنایا جائے گا۔ گویا اس میں سے پیدا ہوگا۔ وہ کسی رنگ میں براہین احمدیہ کے الہامات سے پوری ہوئی۔ کیا یہ انسان کی قدرت ہے۔ کیا یہ میرے اختیار میں تھا اور کیا میں اس وقت موجود تھا جبکہ قرآن شریف نازل ہو رہا تھا۔ میں عرض کرتا کہ مجھے ابن مریم بنانے کے لیے کوئی آیت اتار دی جائے اور اس اعتراض سے مجھے سبکدوش کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے۔ اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہوسکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اوّل اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چل کر افتراء کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی۔ اور پھر آخر کار صفحہ 556 براہینِ احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم میں سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو! غور کرو اور خدا سے ڈرو۔ ہر گز یہ انسان کا فعل نہیں۔ یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گزر گیا۔ مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔سوچو کہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہوجائے گی۔ اس لیے اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفتِ مریمیت میں مَیں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشو نما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 496 میں درج ہے۔مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ 556 میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سرِ مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی۔ میرے پر نازل ہوئی اور براہین احمدیہ میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اس کے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دی گئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا۔محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابل استناد نہیں کیوں کہ مجھے خود بخود غیب کا دعویٰ نہیں۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔سو اس وقت تک حکمت الٰہی کا یہی تقاضا تھا کہ براہین احمدیہ کے بعض الہامی اسرار میری سمجھ میں نہ آتے۔ مگر جب وقت آ گیا۔تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے۔تب میں نے معلوم کیا کہ میرے اس دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں یہ وہی دعا ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار بتصریح لکھا گیا ہے۔ اس جگہ ایک اور الہام کا بھی ذکر کرتا ہوں اور مجھے یاد نہیں کہ میں نے وہ الہام اپنے کسی رسالہ یا اشتہار میں شائع کیا ہے یا نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کے صدہا لوگوں کو میں نے سنایا تھا۔ اور میری یادداشت کے الہامات میں موجود ہے۔ اور وہ اس زمانہ کا ہے۔ جب کہ خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا فَاَجَآءَھَا الۡمَخَاضُ اِلٰی جِذۡعِ النَّخۡلَۃِ ۚ قَالَتۡ یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ ھٰذَا وَکُنۡتُ نَسۡیًا مَّنۡسِیًّا۔ یعنی پھر مریم کو جو مراد اس کا عاجز سے ہے۔ دردِ زہ کھجور کی طرف لے آئی۔یعنی عوام الناس اور جاہلوں اور بے سمجھ علماء سے واسطہ پڑا جن کے پاس ایمان کا پھل نہ تھا۔ جنہوں نے تکفیر و توہین کی اور گالیاں دیں اور ایک طوفان برپا کیا۔تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نام و نشان باقی نہ رہتا۔ یہ اس شور کی طرف اشارہ ہے جو ابتداء میں مولویوں کی طرف سے بحثیت مجموعی پڑا اور وہ اس دعویٰ کو برداشت نہ کر سکے۔ اور مجھے ہر ایک حیلہ سے انہوں نے فنا کرنا چاہا۔تب اس وقت جو کرب اور قلق نہ سمجھوں کا شور و غوغا دیکھ کر میرے دل پر گزرا۔ اس کا اس جگہ خدا تعالیٰ نے نقشہ کھینچ دیا ہے۔ اور اس کے متعلق اور بھی الہام تھے جیسا لَقَدۡ جِئۡتِ شَیۡئًا فَرِیًّا مَا کَانَ اَبُوۡکِ امۡرَاَ سَوۡءٍ وَّمَا کَانَتۡ اُمُّکِ بَغِیًّا اور پھر اس کے ساتھ کا الہام براہین احمدیہ کے صفحہ 521 میں موجود ہے اور وہ یہ ہے اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبۡدَہٗ وَلِنَجۡعَلَہٗۤ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحۡمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمۡرًا مَّقۡضِیًّا۔ قَوۡلَ الۡحَقِّ الَّذِیۡ فِیۡہِ یَمۡتَرُوۡنَ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ 516 سطر 12 و 13 (ترجمہ) اور لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ کیا مکروہ اور قابلِ نفرین کام دکھلایا جو راستی سے دور ہے۔ تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے مگر خدا ان تہمتوں سے اپنے بندہ کو بری کرے گا۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لئے ایک نشان بنا دیں گے اور یہ بات ابتداء سے مقدر تھی اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہ عیسیٰ بن مریم ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں، یہی قولِ حق ہے۔ یہ سب براہین احمدیہ کی عبارت ہے اور یہ الہام اصل میں آیاتِ قرآنی ہیں جو حضرت عیسیٰ اور ان کی ماں کے متعلق ہیں۔ ان آیتوں میں عیسیٰ کو لوگوں نے ناجائز پیدائش کا انسان قرار دیا ہے۔ اسی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اس کو اپنا نشان بنائیں گے اور یہی عیسیٰ ہے جس کی انتظار تھی اور الہامی عبارتوں میں مریم اور عیسیٰ سے مَیں ہی مراد ہوں۔ میری نسبت ہی کہا گیا کہ ہم اس کو نشان بنا دیں گے اور نیز کہا گیا کہ یہ وہی عیسیٰ بن مریم ہے جو آنے والا تھا۔ جس میں لوگ شرک کرتے ہیں۔ یہی حق ہے اور آنے والا یہی ہے۔ اور شک محض نافہمی سے ہے جو خدا کے اسرار کو نہیں سمجھتے اور صورت پرست ہیں حقیقت پر ان کی نظر نہیں۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 152 تا 155)

رپورٹ: ارشد محمود

آن لائن تربیتی سیمینار، جماعت احمدیہ یونان

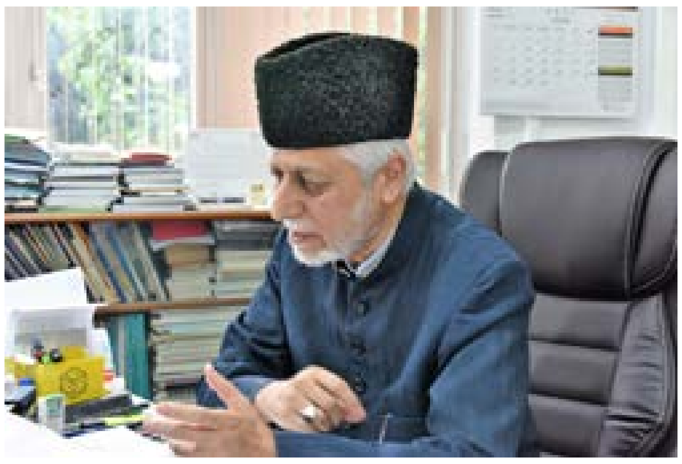

الحمدللہ جماعت احمدیہ یونان کو مؤرخہ 4 جولائی 2021ء بروز ہفتہ یونانی وقت کے مطابق شام 8:00 بجے بذریعہ سکائپ اور واٹس ایپ تربیتی سیمینار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

تربیتی سیمینار سے دو ہفتہ قبل سیمینار کو کامیاب بنانے تیاری شروع کر دی گئی تھی۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی اپنی تنظیم کو واٹس ایپ گروپ اور ذاتی نمبروں پر ٹیلی فون کر کے اطلاع کی اسی طرح محترم نیشنل صدر صاحب یونان کی طرف سے ساری جماعت احمدیہ یونان کو اس پروگرام میں شمولیت کے لئے درخواست کی گئی۔

جماعت احمدیہ یونان کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے آقا سیدنا و امامنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سیمینار کے لئے مکرم و محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب، مشنری انچارج و نائب امیر جماعت یوکے کی بطور مہمان خصوصی منظوری عنایت فرمائی۔

پروگرام کی صدارت مربی صاحب کی درخواست پر امام صاحب نے فرمائی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ مکرم خرم مبارک احمد صاحب نے سورۃ البقرہ آیت نمبر 1 تا 8 بہت خوبصورت آواز میں تلاوت کی، جس کے بعد آپ نے ان آیات قرآنی کا اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ پڑھ کر سنایا۔

تلاوت کے بعد مکرم عطاء النصیر صاحب مربی سلسلہ و نیشنل صدر یونان نے امام صاحب کا مختصر تعارف کروایا اور امام صاحب سے تقریر کی درخواست کی۔ تقریر کی ابتداء میں محترم امام صاحب نے موجودہ دور کے وسائل کے ذریعہ رابطوں میں آسانی کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر فرمایا کہ کس طرح ان ذرائع سے خلافت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے دور دراز بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھی جوڑ دیا ہے۔

چونکہ یہ ایک تربیتی سیمینار تھا اس لئے امام صاحب نے لفظ تربیت کے حوالہ سے ایک تاریخی واقعہ بیان فرمایا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ذکر خیر تھا کہ انہوں نے سپین مسجد بشارت کے افتتاح کے بعد ہونے والی عالمی مجلس مشاورت کی ابتداء ہی میں تربیت کا لفظ آنے پر تربیت کے انگریزی معانی کے متعلق دریافت فرمایا۔ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بعض معانی بیان کئے، اسی طرح ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے بھی بعض مطالب پیش کئے۔ ان مطالب کو سننے پر حضور نے فرمایا کہ یہ مطالب بھی ٹھیک ہیں لیکن تربیت کا مضمون کچھ اور ہے۔ اس کے بعد امام صاحب فرماتے ہیں کہ

''پھر اس کے بعد حضورؒ نے فرمایا کہ تربیت کا لفظ بہت وسیع لفظ ہے اور اس کے بڑے گہرے مطالب ہیں۔ اس کا مضمون بہت گہرا ہے۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم ایک لفظ انگریزی کا تلاش کرتے رہیں کہ یہ اس کا متبادل ہے میں آج سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ جماعت احمدیہ کی وو کیبلری میں تربیت کا لفظ تربیت کے طور پر ہی استعمال کیا جائے۔ اور یہ بڑی پر حکمت بات تھی کہ تربیت صرف نماز روزے کا نام نہیں، تربیت صرف قرآن مجید پڑھنے کا نام نہیں۔ اسی طرح تربیت کوئی چندہ دینا، جماعت سے تعلق رکھنا، جماعت سے تعاون کرنا، یہ ساری باتیں اس میں آجاتی ہیں اور اس کے علاوہ بے شمار پہلو ہیں تربیت کے جو اس لفظ میں شامل ہیں۔ تو اس لحاظ سے حضورؒ نے درست فرمایا کہ تربیت کے لفظ کو ہر احمدی اس طرح سمجھے جیسا وہ اس کی اپنی زبان کا لفظ ہے۔ ایک اصطلاح ہے جو ہم استعمال کرتے ہیں اور بڑے وسیع معنوں میں۔''

اسکے بعد امام صاحب نے قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ محترم امام صاحب نے فرمایا:

''پہلی بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ قرآن مجید کی تلاوت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ہماری ہدایت کے لئے ہے سوچ سمجھ کر پڑھنا، باقاعدگی سے پڑھنا، روحانی ناشتہ سمجھ کر پڑھنا اور اس کے ترجمہ کو جاننا یہ بہت ضروری ہے۔ ماں باپ کو بچوں کو تلاوت کا عادی بنانا چاہئے، خود اس کا نمونہ پیش کرنا چاہئے، یاد رکھیں بچوں کو آپ نے کسی بھی نیکی کی تعلیم دینی ہے جب تک آپ خود اس پر عمل نہیں کریں گے بچے پوری طرح عمل کرنے کی توفیق نہیں پائیں گے۔ بچے کہیں گے ہمارا باپ تو تلاوت نہیں کرتا، ہماری ماں تو تلاوت نہیں کرتی ہمیں کیوں زور دیتے ہیں اس لئے ہر ماں اور باپ کا فرض ہے کہ وہ خود یہ نمونہ قائم فرمائیں۔''

اس کے بعد محترم امام صاحب نے نمازوں کی پابندی کے حوالہ سے قرآن کریم، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

''ہر عمارت ستونوں کے سہارے کھڑی ہوتی ہے، اگر عمارت کے ستون ہٹا دیئے جائیں تو عمارت فوراً گر پڑے گی۔ اس لئے اس ستون کی حفاظت کرنا بہت ہی ضروری ہے اور ہو نماز ہے۔ ------- حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ اب دیکھیں کچھ ایسے بھی لوگ ہوں گے جو نماز نہیں پڑھتے اور پھر سمجھتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہیں، تو یہ بات ایسی نہیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو معیار قائم فرمایا وہ یہ کہ ہر احمدی لازمی طور پر پنجگانہ نماز کا التزام کرنے والا ہو تو یہ بات لازم ہے جو دس شرائط بیعت ہیں ان میں بھی آپ نے ذکر کیا۔''

اس کے بعد محترم امام صاحب نے خلافت سے وابستگی اور تعلق کے متعلق احباب جماعت کو چند نصائح فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:

''ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایک ایسی نعمت عطا کی ہے جماعت احمدیہ کو جو دنیا کی کسی اور مسلمان جماعت کو نصیب نہیں اور آپ ذرا غور سے سوچیں کہ کون سی نعمت ہے یہ نعمت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے لئے خلافت راشدہ کی صورت میں نازل ہوئی۔ ۔ ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب تک ایمان اور عمل صالح یہ دو شرطیں کسی قوم میں نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ انہیں خلافت کا انعام نہیں دے گا۔ جب اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں ایک خلافت کا نظام جاری کیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری و ساری ہے اور ان شاءاللہ قیامت تک جاری رہے گا تو کیا یہ اس بات ثبوت نہیں کہ اس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کی کہ وہ یہ دونوں باتیں اپنے اندر پیدا کرے ایمان بھی اور عمل صالح بھی۔ تو ایمان اور عمل صالح خلافت کے قیام کے لئے لازم بات ہے اور یہ دونوں باتیں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کی ہیں۔''

آخر میں محترم امام صاحب نے خلیفہ وقت سے تعلق اور ان کی دعاوں کی قبولیت کے حوالہ سے ایک نہایت ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا:

''کچھ عرصہ کی بات ہے کہ میں ایک جماعت کے دورہ پر گیا تو وہاں ایک ڈاکٹر سے میری ملاقات ہوئی وہ پاکستان سے آئے ہوئے تھے اور آکے دھڑا دھڑ ہر جگہ ہسپتال میں ادھر اُدھر اپنی ملازمت کے لئے درخواستیں دے رہے تھے۔ انہوں نے بے شمار درخواستیں لکھیں بلا مبالغہ کوئی پچاس ساٹھ درخواستیں تو بھیجی ہوں گی انہوں نے لیکن کوئی جواب آتا ہی نہیں تھا اور اگر آتا تھا تو نہ میں آجاتا تھا انہوں نے وہ دروازہ کھٹکھٹایا جو قبولیت دعا کا آج دروازہ ہمیں بھی میسر ہے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں انہوں نے خط لکھنے شروع کئے کہ حضور میں آیا ہوں کوالیفائیڈ ڈاکٹر ہوں لیکن مجھے جاب نہیں مل رہی وہ مسلسل حضور کو خط لکھتے رہے اور یہی کہتے رہے کہ جاب نہیں مل رہی۔ حضورِ انور کی طرف سے ان کو جواب ملتا کہ جاب مل جائے گی جاب مل جائے گی وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے خط لکھا تھا تو ناشتہ کرنے کے لئے بیٹھا تھا ڈاک آئی حضور کی طرف سے جواب ملا جس پر حضور انور نے لکھا کہ آپ مجھے بڑی باقاعدگی سے لکھتے رہتے ہیں کہ جاب نہیں ملا جاب نہیں ملا۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آگے سنیئے: حضور نے فرمایا کہ جاب تو آپ کو مل چکا ہے پھر کیوں لکھتے ہیں۔ اب وہ دوست کہنے لگے کہ میں حیران ہوا کہ جاب تو مجھے ملا نہیں ہر روز انتظار ہوتی ہے تو حضور کا خط آگیا ہے کہ جب تو آپ کو مل چکا ہے پھر کیوں لکھتے ہیں کہ جاب نہیں مل رہا۔ یہ کہتے ہیں کہ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بجی ایک ہسپتال سے فون آیا کہ آپ نے کچھ عرصہ پہلے ملازمت کے لئے درخواست دی تھی تو کیا آپ اس وقت بھی Available ہیں مطلب کہ آپ کو ابھی بھی کام کی ضرورت ہے، میں نے کہا بالکل وہ کہنے لگے اچھا آپ آج آسکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں ابھی آسکتا ہوں، تو ہسپتال والے کہتے کہ ابھی آجائیں، یہ کہتے کہ میں نے اپنا ناشتہ وہیں چھوڑا اور سیدھا ہسپتال گیا جاتے ہی انہوں نے مجھے فارم یا Agreement کا میں نے سائن کیا اور مجھے ملازمت مل گئی۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھیں حضور انور کے کس کس فقرے میں کیا عجیب بات تھی حضور انور نے یہ نہیں فرمایا کہ جیسے پہلے فرماتے رہے کہ آپ کو جاب مل جائے گی فرما رہے تھے کہ جاب تو آپ کو مل چکا ہے۔ پھر آپ کیوں لکھتے ہیں کہ جاب نہیں مل رہی تو دیکھیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر کام کر چکی تھی اس کے لئے اس ملازمت کے سامان ہو چکے تھے اور خلیفۂ وقت نے یہ فقرہ لکھا جو ماضی کے صیغہ میں تھا کہ جاب تو آپ کو مل چکا ہے اور حقیقت میں دیکھیں کہ جاب تو مل چکا تھا اُسی دن، اُسی وقت اس احمدی دوست کو ملازمت مل گئی۔ یہ ہے خلیفۂ وقت کی قبولیت دعا کا ایک نشان۔''

آخر پر مربی سلسلہ یونان کی درخواست پر محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مہمان خصوصی نے دعا کروائی۔ اس تربیتی سیمینار کی کل حاضری 45 رہی۔ اس تقریر کے بعض حصے ایک ہزار سے زائد افراد سن چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سیمینار کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION Download on the App Store Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

سانحہ ارتحال

مکرم وقار احمد اٹھوال یہ افسوس ناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ :

خاکسار کی پھوپھو مکرمہ روبینہ ناصر اہلیہ مکرم ناصر احمد۔ وینس مورخہ 4اگست 2021 ء کی صبح ساڑھے پانچ بجے 57 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔مرحومہ ایک لمبے عرصے سے مختلف بیماریوں میں مبتلاء تھیں اور وفات سے 3 دن قبل طبیعت زیادہ خراب ہونے پر طاہر ہارٹ انسٹیوٹ میں داخل ہوگئیں جہاں ان کا کرونا ٹیسٹ مثبت آ گیا اور موصوفہ 4 اگست کی صبح 5 بج کر 30 منٹ پر اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

مرحومہ کے خاندان میں احمدیت ان کے دادا چوہدری اللہ داد اٹھوال صاحب کے ذریعہ آئی جب خلافت اولیٰ کے آخر میں 1913ء میں اٹھوال گاؤں پورے کا پورا آغوش احمدیت میں آ گیا۔آپ کے والد چوہدری فضل احمد اٹھوال صاحب کو فرقان فورس میں شامل ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ نیز آپ کے تایا مکرم نیامت احمد اٹھوال نے تقسیم برصغیر کے وقت خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر ڈیوٹی دیتے ہوئے شہادت کا مقام پایا۔ آپ موصیہ تھیں، صوم وصلوٰۃ کی پابند، نماز تہجد با قاعدہ ادا کرنے والی، جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، ایم ٹی اے کے پروگرام شوق سے دیکھنے والی۔اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے سفید پوشی سے گزاری، کبھی کوئی شکوہ منہ پر نا لاتیں۔انسان بیمار ہو تو بعض دفعہ چڑچڑا پن آجاتا ہے لیکن آفرین ہے ان پر کہ اس قدر بیماری کے باوجود اور اس قدر لمبے عرصہ بیمار رہنے کے باوجود ہر ایک سے خندہ پیشانی سے ملتی۔ نہایت سادہ مزاج۔ ہر ایک سے محبت بھرا سلوک، ہر ایک سے پیار سے ملنا، خاموشی سے ہر ایک کا بڑھ چڑھ کر خیال کرنے والی، کسی سے گلے شکوہ نہ کرتی۔اپنی تمام مشکلات اس مشکل کشا خدا کے سامنے بیان کرتیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند کرے۔اور ان کی اولاد کو بھی نیکوں پر قائم رکھتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا بنائے آمین۔

ان کی فیملی جس میں ان کے خاوند کے علاوہ 2بیٹیاں فائزہ ناصر اہلیہ ابرار احمد اٹھوال اور مائرہ ناصر بھی شامل ہیں ان کا بھی کرونا ٹیسٹ مثبت ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

اعلان دعا

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد طاہر۔نیوپورٹ یوکے اعلان کرواتے ہیں:

مکرم مبارک احمد تنویر (ملائشیا) ایک عرصہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔عرصہ چھ سال سے ملائشیا میں رفیوجی کی مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ نامساعد حالات میں ان کی انجیوگرافی ہوگئی ہے، الحمدللہ خلافت کی دعاؤں سے یہ ایک معجزہ ہے،

ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ تین والو نوے فیصد اور ایک اسی فیصد بند ہیں اس لئے اوپن ہارٹ سرجری تجویز کی ہے۔جس کا خرچ قطعی طور پہ مبارک صاحب کے بس کی بات نہیں، بہت دعا کی ضرورت ہے۔علاج میں ممکنہ مدد کرنے اور دعا کرنے والے سب مخلصین کو اللہ تعالیٰ جزاء دے اور آپ کو صحت کاملہ عطاء فرمائے۔ بہت دعا کی درخواست ہے۔مبارک صاحب اچھی اور خوش الحان زبان میں تلاوت، روزانہ شیئر کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ جاری رکھے اور انکی فیملی کی سربراہی میں خوش آباد رہیں۔آمین۔

آج کی دعا

؎ کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ (مسند احمد بن حنبل)

ترجمہ:اے اللہ! مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کرسکوں اور بہت زیادہ تجھے یاد کروں اور تیری خیر خواہی کی باتوں کی پیروی کروں اور تیرے تاکیدی حکموں کی حفاظت کروں۔

یہ سید ومولیٰ، خیر البشر، مقدس الانبیاء، پیارے رسول حضرت محمد ﷺ کی خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنے اور تقویٰ اختیار کرنے کی خوبصورت دعا ہے۔ ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنے ایک شعر میں فرماتے ہیں کہ

؎ کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

پس اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ یہ سلوک آج بھی بڑی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے۔ ہر روز نہیں بلکہ ہر لمحہ شکر گزاری کے نئے مضامین دکھاتے ہوئے گزرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کو لے کر آتا ہے اور جب تک ہم اپنے اس مقصد کے ساتھ چمٹے رہیں گے جس کو لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تھے ہم یہ نظارے ان شاء اللہ تعالیٰ دیکھتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں پر ہم کس طرح شکر گزار ہو سکتے ہیں، اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے''۔ پھر فرمایا: ''اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو مَیں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو، کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 49۔ ایڈیشن2003ء)

پس اس شکر گزاری کے طریق کو ہم نے اپنانا ہے اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔

(خطبہ جمعہ یکم جولائی 2011ء)

مرسلہ:مریم رحمٰن

چھوٹی مگر سبق آموزبات

ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو اپنی سنت قرار دیا ہے کہ میزبان کو چاہئے کہ مہمان کی عزت وتکریم کے ارادے سے اس کو گھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لئے آئے۔

(مرسلہ: خالد محمود شرما۔کینیڈا)

14 اگست 2021ء		طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	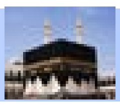	04:38	18:52
مدینہ منورہ	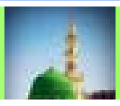	04:33	18:57
قادیان	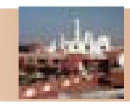	04:24	19:13
ربوہ		04:04	18:53
اسلام آباد ٹلفورڈ		04:18	20:26